بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۱۶ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۵

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

"سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت دن بدن گر رہی تھی اس لئے وہ ڈاکٹروں کے مشورہ سے چند دن ہوئے لاہور برائے تشخیص و علاج تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دل کی گہرائیوں سے اس بابرکت وجود کیلئے دعا کریں جو حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اور ہمارے درمیان ایک زندہ کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور ہم سب کو ان کے بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے

کبھی نہیں دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے

"ضرور ہے تم پر قسما قسم کے ابتلاء پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشیں کی جاویں تاکہ تم انعام حاصل کرنے کے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہیں خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کر دے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے۔"

(البدر جلد ۲ ع ۳۲ - ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء)

التواء اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ!

جیسا کہ بہنوں کو قبل ازیں اطلاع دی گئی تھی پروگرام کے مطابق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہونا تجویز کیا گیا تھا۔

اجتماع کی اجازت کے لئے بروقت سرکاری حکام کی خدمت میں تحریری درخواست پیش کر دی گئی تھی لیکن ابھی تک حکومت کی جانب سے اس اجتماع کے انعقاد کی اجازت نہیں ملی۔

چونکہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اور بہنوں کے لئے دور دراز کے شہروں سے آنے اور جملہ انتظامات کے لئے اب وقت ناکافی ہے، اس لئے مجوزہ اجتماع غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اراکین لجنہ اماء اللہ اور ناصرات اجتماع کے ایام تسبیح و تحمید۔ درود و سلام اور خصوصی دعاؤں میں گزاریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا دینی فریضہ ہے

امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ حضور ایدہ اللہ کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے آگے بڑھیں

احباب جماعت احمدیہ کے نام محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا پیغام

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روزنامہ "الفضل" کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی تربیتی اور علمی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں اور مرکز کے ساتھ افراد اور جماعتوں کی وابستگی کے لئے "الفضل" ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔ عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی خدمات اور روزمرہ ترقیات کی خبروں سے احباب جماعت کو باخبر رکھنے کی اہم خدمت بھی الفضل ہی بجا لا رہا ہے۔ ان جملہ امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ بن جاتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سے پیوستہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ الفضل کی یومیہ اشاعت کم از کم دس ہزار کی تعداد تک پہنچائی جائے۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کی اس مبارک تحریک پر خصوصی توجہ دی اور الفضل کی یومیہ اشاعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے معتدبہ اضافہ ہوا۔ لیکن ابھی مقررہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے مزید دعاؤں اور کوششوں کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ محولہ بالا ٹارگٹ درحقیقت گزشتہ سال کے لئے تھا۔ لہٰذا خاکسار جملہ احباب جماعت۔ امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے یہ گزارش کرتا ہے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور الفضل کی اشاعت میں اضافہ کے لئے جو بھی ممکنہ خدمات انجام دے سکتے ہوں اس میں تاخیر نہ کریں۔ قربانیوں کی روح سے سرشار جماعت کے لئے یہ خدمت انجام دینا چنداں غیر معمولی امر نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر خواہش اور تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنے اور اسے تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے نوازے۔ (آمین!)

والسلام خاکسار

سلطان محمود انور

نمایاں کامیابی

میری بیٹی عزیزہ عنبرین محمود نے ایف۔ ایس سی پری میڈیکل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 766 نمبر لے کر سرگودھا بورڈ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرماوے آمین!

(میجر محمود احمد
۱۱۔ سول لائن۔ سرگودھا)

اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنیں!

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

۱۶ اخاء ۱۳۶۳ ہش

مسابقت فی الخیرات پر منتج ہونیوالے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دین کے حقیقی پیروؤں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور اس طرح نیکیاں بجالانے میں سدا آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مطمح نظر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ
(البقرہ آیت ۱۴۹)

اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے، سو تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ واضح فرمایا ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے پسندیدہ دین کے حقیقی پیرو اپنے آپ کو پانچ صفات سے متصف کریں ان میں سے پہلی بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ توحید باری تعالیٰ کے عقیدہ پر سختی سے عمل پیرا ہوں اور کسی لحاظ سے بھی شرک کے مرتکب نہ ہوں۔ دوسری بنیادی صفت یہ ہے کہ توحید پر پختہ ایمان کے ساتھ ساتھ ان کے دل خشیت الٰہی سے اس درجہ پُر ہوں کہ وہ اس کے زیر اثر کانپ کانپ اٹھتے ہوں۔ تیسری بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ اس بات سے مسلسل ڈرتے رہیں کہ انہیں لوٹ کر اپنے رب کے پاس جانا ہے اور وہاں ان کی ہر حرکت و سکون کی جواب دہی ہونی ہے۔ چوتھی بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لاتے ہوں۔ پانچویں بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ خدا کے عطا کردہ اموال میں سے فراخ دلی سے مستحقین کو دینے والے ہوں۔ جب تک وہ ان پانچ بنیادی صفات سے متصف نہیں ہوں گے۔ انہیں اس درجہ بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے کی توفیق نہیں ملے گی کہ وہ نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں منہمک رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسابقت فی الخیرات پر منتج ہونے والی ان پانچ بنیادی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝

(المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ (نیکیوں) کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

یہ پانچ ایسی صفات ہیں کہ جب تک ایمان لانے والے اپنے آپ کو ان سے متصف نہ کریں انہیں نہ صرف یہ کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کی توفیق نہیں مل سکتی بلکہ ان سے بالعموم نیکیاں بجالانے کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ لوگ جو ایمان لانے کے باوجود کسی نہ کسی نوع کے شرک میں مبتلا ہوں، جن کے

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

رائیگاں نہیں جاتی

عقیدتوں کی فضا رائیگاں نہیں جاتی
ارادتوں کی نوا۔ رائیگاں نہیں جاتی

بہ عشقِ یارِ ازل ہم کو ناز ہے خود پر
محبتوں کی ادا۔ رائیگاں نہیں جاتی

فدائے احمدِ مختار ہم ہیں اور یہ ادا
یقیں کرو، بہ خدا۔ رائیگاں نہیں جاتی

وہ باوفا ہے۔ کرو، اس سے تم وفا، پیارو
حضورِ دوست، وفا۔ رائیگاں نہیں جاتی

دعائے آخرِ شب مستجاب ہوتی ہے
کہ اس گھڑی کی دعا۔ رائیگاں نہیں جاتی

بہ آستانِ علا تم گرو بہ دیدۂ تر
بکا بہ ربِّ علا۔ رائیگاں نہیں جاتی

فغانِ شب سے کرو اپنی سجدہ گاہیں تر
فغاں بہ پیشِ خدا۔ رائیگاں نہیں جاتی

حضورِ دوست گرو تم۔ بہ گریۂ اسحار
سحر کی آہ و بکا۔ رائیگاں نہیں جاتی

تم اس کے در پہ صدا دو۔ بہ شب، بہ سوز و گداز
کہ اس کے در پہ صدا۔ رائیگاں نہیں جاتی

پکارو رات کی تاریکیوں میں تم اس کو
اندھیری شب میں ندا۔ رائیگاں نہیں جاتی

بہ شب اک آہِ رسا تا وہ جلد لوٹ آئے
تمہاری آہِ رسا۔ رائیگاں نہیں جاتی

دعا کرو کہ جمے پھر سے مجلسِ عرفاں
عبادِ حق کی دعا۔ رائیگاں نہیں جاتی

ضرور آئے گا محمود آئے گا وہ ضرور
فغانِ قلبِ صفا۔ رائیگاں نہیں جاتی

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرب اور اسلامی ممالک میں سائنسی تخلیقات کی کیفیت

کویت میں اقوام متحدہ کی یونیورسٹی سمپوزیم ۱۹۸۲ء میں

نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کا یادگار معرکہ آراء خطاب

(ترجمہ و تہذیب: محترم پروفیسر خان حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی۔ ربوہ) (قسط ۲)

بنیادی قوتوں کا اتحاد

اب سے دو دہائیاں قبل ماہرین طبیعیات کا یہ خیال تھا کہ توانائی بنیادی طور پر چار شکلوں میں پائی جاتی ہے یعنی قوت ثقل برقی مقناطیسی توانائی اور دو اقسام کی مرکزائی (نکلیر) توانائی جن کو کمزور اور طاقت ور توانائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اب عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ توانائی کی یہ مختلف شکلیں ایک دوسرے میں تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر قوت ثقل کو برقی توانائی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ بجلی اس کی اچھی مثال ہے۔ اسی طرح طاقتور مرکزائی (نکلیر) توانائی جو سورج کے اندرونی حصہ میں پیدا ہو رہی ہے۔ وہ اس کی شعاعوں کی برقی مقناطیسی توانائی یعنی حرارت میں تبدیل ہو رہی ہے۔

دو دہائیاں گذرتی ہیں جب کہ میرے ساتھیوں نے اور میں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ایسی علامات پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کمزور مرکزائی (نکلیر) توانائی اور برقی مقناطیسی توانائی بنیادی طور پر ایک ہی ہیں۔ ہماری مراد اس سے یہ تھی کہ یہ صرف ایک دوسرے میں تبدیل ہونے کا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارے نتائج کی بنیاد اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ ہماری دانست میں برقی اور مرکزائی (نکلیر) قوتوں میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ دونوں بالکل ایک ہی ہیں۔ ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ لیبارٹری کے اندر موزوں حالات میں ان کی یکسانیت کو جو عام حالات میں مخفی ہوتی ہے۔ واضح کیا جاسکتا ہے۔

اس نظریئے کے درست ہونے کے بارے میں پہلی بات ۱۹۷۳ء میں ظاہر ہوئی۔ یورپی نکلیر ریسرچ کی عظیم لیبارٹری میں جو جنیوا میں قائم ہے اور مختصراً CERN کہلاتی ہے۔ اس بات کا تجرباتی ثبوت مہیا ہوا کہ ایسی رو نیں بھی ہوتی ہیں جو مثبت یا منفی ہونے کی بجائے بے بار (نیوٹرل) ہوتی ہیں اور یہ چیز ہمارے نظریہ کی پیشگوئی کا ایک حصہ ہے۔ اس بارے میں قطعی دلیل ۱۹۷۸ء میں حاصل ہوئی جب کہ یونائیٹڈ سٹیٹس (U.S.A) میں سٹینفورڈ لینیر ایکسلریٹر Stanford Linear Accelerator نے ایک تاریخ ساز تجربہ میں اس نظریئے کے دوسرے پہلو کو جو گویا نظریئے کا دل تھا یہ ثابت کیا کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور مرکزائی قوت ایک ہی ہیں اور جیسا کہ پیشگوئی کی گئی تھی ان کا باہمی تناسب چار ہزار میں ایک کا ہے ایک تجربہ میں جو روس کے مقام نووسی برسک (NOVOSIBRISK) میں کیا گیا۔ اور جس کی رہنمائی پروفیسر بارکوف (BARKOV) کر رہے تھے اس نتیجہ کی تصدیق ہو گئی۔ ان لیبارٹریوں اور اسی طرح کی دوسری عظیم لیبارٹریوں کو جو یورپ، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور روس میں کام کر رہی ہیں میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے غیر معمولی تجربات کے ذریعہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی کہ کمزور مرکزائی قوت اور برق مقناطیسی قوت بنیادی طور پر ایک ہی ہیں۔

اس کے بعد اگلا قدم یہ ہے کہ یہ امتحان کیا جائے کہ آیا توانائی کی تیسری قسم یعنی مضبوط مرکزائی قوت بھی توانائی کی اس وحدت کا ایک حصہ ہے۔ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ہم نے اس کا فارمولا بھی تیار کر لیا ہے اور ہم نے ایسے تجربات تجویز کئے ہیں جن سے اس خیال کی تصدیق ہو جائے یہ تجربات ریاستہائے متحدہ امریکہ، روس اور ہندوستان میں شروع ہو گئے ہیں۔ اگر ان تجربات کے نتائج مثبت ہوئے تو اللہ کے فضل سے ہم تین سال کی مدت میں یہ ثابت کر سکیں گے کہ نہ صرف کمزور مرکزائی قوت بلکہ تمام مرکزائی قوتیں اور برقی قوت جو ایٹم کو باندھے رکھتی ہے درحقیقت ایک ہی ہیں۔

اس کے بعد آخری مرحلہ صرف یہ رہ جائے گا کہ قوت ثقل اور نئی دریافت شدہ برقی نکلیائی قوت میں اتحاد پیدا کیا جائے۔ اس وحدت کا ملخص یہ ہو گا کہ یہ دریافت کیا جائے کہ وہ قوت جو سیب کو نیچے گراتی ہے یا جو چاند کو اپنے مدار میں قائم رکھتی ہے یعنی قوت ثقل وہ اسی وحدت کا ایک پہلو ہے جس کا برقی قوت یا مرکزائی قوتیں حصہ ہیں۔ یہ بات آج ناقابل یقین سمجھی جاتی ہے لیکن ہمارا یقین ہے کہ یہ ضرور درست ہو گی۔ اس نظریئے کی جس کو سب سے پہلے آئن سٹائن نے بیان کیا صحیح اور معین تشکیل اور اس کی توثیق کو عین ممکن ہے کہ شائد پچاس سال لگ جائیں۔ میری تمنا اور دعا ہے کہ اس مسئلہ کو جو ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے حل کرنے کا سہرا کسی ایسے نوجوان ماہر طبیعیات کے سر بندھے۔ جو اسلامی ممالک سے تعلق رکھتا ہو۔ ہم ماہرین طبیعیات جو قدرت کی ان بظاہر متفرق نظر آنے والی قوتوں میں ایک وحدت کی جستجو کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا اس پر اعتقاد ہے اور بحیثیت ایک موحد ہونے کے بھی میرا اس پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کارروائیوں اور منصوبوں کے ایک حصہ کو سمجھنے کی جو توفیق مجھے ملی ہے وہ اس کا ایک فضل ہے اور میں بڑی عاجزی سے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(الجمعۃ۔ ۵)

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

دسمبر ۱۹۷۹ء کی بات ہے کہ تقسیم انعامات کی ایک تقریب کے موقعہ پر جو سٹاک ہوم کے عظیم اور روشن کمرۂ ضیافت میں منعقد ہوئی۔ طبیعیات میں انعام پانے والوں کی طرف سے مجھے کہا گیا۔ کہ میں ہز میجسٹی شاہ سویڈن کی ضیافتی تقریر کا جواب دوں۔ اس موقعہ پر جو کچھ میں نے کہا آپ کی اجازت سے اس کا ایک حصہ میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا تعلق اس وحدت اور ہم آہنگی اور موزونیت سے ہے جو قدرت میں پائی جاتی ہے میں نے کہا طبیعیات کی تخلیق تمام نسل انسانی کا مشترکہ ورثہ ہے۔ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب اس میں برابر کے شریک ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا تَرٰى فِى خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

(الملک ۵/۴)

یعنی تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو ادھر ادھر پھر کر اچھی طرح دیکھ لے کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہو گی۔ (اور کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا)۔

درحقیقت یہی تمام ماہرین طبیعیات کا عقیدہ ہے۔ یہی اعتقاد ہمارے اندر ایک جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس جذبہ کو برقرار رکھتا ہے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدر ہم جستجو کی گہرائیوں میں جاتے ہیں اسی قدر ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور ہماری نظروں میں اُتنی ہی چکاچوند پیدا ہوجاتی ہے۔

میں یہ بات صرف اس لئے نہیں کہتا کہ جو حضرات اس وقت یہاں موجود ہیں انہیں اس کی یاد دہانی کراؤں بلکہ میں ان لوگوں کو بھی کہتا ہوں جو تیسری دنیا میں بستے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سامانوں اور مواقع کے فقدان کے باعث وہ سائنسی علوم کے حصول کی کوششوں میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

نسلِ انسانی کا مشترکہ ورثہ۔

سائنس: اس بات کی وضاحت کرنے کے لئے کہ سائنس نسلِ انسانی کا مشترکہ ورثہ ہے اور یہ کہ سائنسی ایجادات کی تاریخ تہذیب و تمدن کی تاریخ کی طرح کئی ادوار سے گذری ہے۔ میں نے اپنے نوبل لیکچر میں ایک تاریخی واقعہ کا ذکر کیا اور کہا کہ آج سے قریباً ۷۰۰ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ سکاٹ لینڈ کے رہنے والے ایک نوجوان نے اپنے وطن کی گھاٹیوں کو چھوڑا اور سپین کے شہر طلیطلہ (TOLADO) کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا نام مائیکل تھا۔ اور مقصد سفر یہ تھا کہ طلیطلہ اور قرطبہ کی عرب یونیورسٹیوں میں قیام کرکے وہاں کام کرے۔ مائیکل ۱۲۱۷ء میں ٹولیڈو پہنچا اور وہاں پہنچ کر اس نے یہ منصوبہ بنایا کہ لاطینی یورپ کو ارسطو سے متعارف کرائے۔ وہ یونانی زبان نہیں جانتا تھا۔ اس لئے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اصل یونانی کتب کے تراجم کرنے کی بجائے عربی تراجم سے استفادہ کیا جو اس زمانہ میں مسلمان میں پڑھائے جاتے تھے۔ طلیطلہ سے مائیکل سسلی پہنچا اور شہنشاہ فریڈرک ثانی کے دربار تک رسائی حاصل کی۔ جب مائیکل سالرنو (SALERNO) کے میڈیکل سکول پہنچا جسے فریڈرک نے ۱۲۳۱ء میں قائم کیا تھا تو وہاں اس کی ملاقات ڈنمارک کے ایک طبیب سے ہوئی جس کا نام ہینڈرک ہارپ سٹرانگ (HENDRIEK HARPESTRAING) تھا اور جو بعد میں شاہ ایرک چہارم والد بیارسن (WALDEMARSSON) کا درباری بنا۔ ہینڈرک نے سالرنو کے قیام کے دوران ایک مقالہ لکھا جو سات جلدوں پر پھیلا ہوا تھا اور اس وقت سٹاک ہوم کی نیشنل لائبریری میں محفوظ ہے اس مقالہ میں اس نے قصد کھولتے اور فن جراحی پر بحث کی۔ ہینڈرک کی معلومات کا منبع رازی اور بو علی سینا جیسے عظیم مسلمان طبیبوں کی مستند تصانیف تھیں اور صرف مائیکل ہی ان کتب کا اس طبیب کے لئے ترجمہ کرسکتا تھا۔

طلیطلہ اور سالرنو کے مدارس سے ہی مغرب میں سائنسی علوم کی تخلیق کا آغاز ہوا۔ ان مدارس میں ایک شمع اس شمع سے روشن کی گئی جو پہلے ہی بڑی چمک دمک کے ساتھ اسلامی ممالک میں فروزاں تھی۔

سائنسی تخلیق کے اس دور کے بارے میں شائد میں کچھ زیادہ بیان کرسکتا ہوں۔ جارج سارٹن (GEORGE SARTON) نے اپنی عظیم اور یادگار کتاب تاریخ سائنس میں جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے سائنسی علوم کے کارناموں کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے اور ہر دور کو اس نے ایک مرکزی شخصیت کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ مثلاً ۴۰۰ تا ۵۰۰ ق م کو وہ افلاطون کا زمانہ کہتا ہے اس کے بعد ہر نصف صدی میں اقلیدس، آرشمیدس وغیرہ کے زمانے آتے ہیں۔ ۶۰۰ء سے ۷۰۰ء تک چین کے ہیون سانگ اور آئی چنگ کی صدی ہے۔ اس کے بعد ۷۵۰ء سے ۸۵۰ء تک یعنی مسلسل ۳۵۰ سال تک تواتر کے ساتھ بلا وقفہ جابر، خوارزم رازی، مسعودی، وفا، بیرونی اور عمر خیام کے زمانے آتے ہیں۔ یہ لوگ نسلاً عرب، ترک، افغانی اور ایرانی تھے۔ لیکن اسلامی کلچر اور تمدن کی دولتِ مشترکہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں کیمیا دان، الجبرا دان، اطباء، جغرافیہ دان اور ماہرین ریاضی، طبیعیات، اور فلکیات شامل ہیں اور یہ سب اسلام کی دولتِ مشترکہ کے افراد اور اس کی تہذیب کے علمبردار تھے۔ جارج سارٹن کی تاریخ سائنس کے مطابق ۱۱۰۰ء کے بعد ہی ابتدائی مغربی افراد کے نام آنے لگتے ہیں مثلاً جیراڈ آف کریمونا (GERAD OF CREMONA) راجر بیکن وغیرہ لیکن اس کے بعد بھی ۲۵۰ سال تک عزت کے اس مقام میں مسلمانوں کا بھی حصہ رہا ہے اور ابن رشد، نصیر الدین طوسی اور ابن نفیس جیسے لوگوں کے نام آتے ہیں۔ ابن نفیس وہ شخص ہے جس نے ہارویؔ کے نظریہ دوران خون سے قبل اس حقیقت کو بیان کیا تھا۔

مندرجہ بالا لوگوں کے کارنامے موجودہ دور کے معیار کے مطابق کس درجہ کے حامل تھے اس کی وضاحت کے لیے میں اپنے مضمون طبیعیات کو بطور مثال لیتا ہوں۔ اس میں مندرجہ ذیل کارناموں پر غور کیجیے۔

یونانیوں کے خیالات کے برعکس ابن سینا (۹۸۰ تا ۱۰۳۷) کا نظریہ یہ تھا کہ روشنی دراصل ایسے ذرات کے اخراج سے پیدا ہوتی ہے جو روشنی کے تاباں منبع سے معین رفتار کے ساتھ نکلتے ہیں۔ اسے حرارت، قوت اور حرکت کی نوعیت کا علم تھا۔ ابن الہیثم نے (ALHAZEN ۹۶۵ تا ۱۰۳۹) جو اس کا ہمعصر تھا اور جس کا ہر زمانہ کے عظیم ترین ماہرین طبیعیات میں شمار ہوتا ہے۔ بصریات (OPTICS) کے علم میں تجرباتی معلومات میں اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ یہ اصول بیان کیا کہ ایک شعاع جب کسی واسطہ میں سے گزرتی ہے تو ایسا راستہ اختیار کرتی ہے جو نسبتاً آسان ہوتا ہے اور کم وقت لیتا ہے۔ اس طرح اس نے فرما (FERMAT) کے انکشاف کردہ اقل وقت کے اصول کو پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ اسی طرح اسے مادے کے جمود کے قانون کا بھی علم تھا جو بعد میں نیوٹن کا پہلا قانون حرکت کہلایا اس نے انعطاف نور کے عمل کو میکانی اصطلاح میں اس طرح بیان کیا کہ روشنی کا ذرہ جب دو واسطوں کی درمیانی سطح سے گزرتا ہے تو اس کی حرکت قوتوں کی مستقیل کے اصولوں کے مطابق ہوتی ہے اس اصول کو بعدازاں نیوٹن نے دوبارہ دریافت کیا اور اس کی وضاحت کی۔ مرو (MERV) کے الخزینی کا زمانہ ۱۱۲۲ء ہے۔ اس نے عالمگیر کشش ثقل کا نظریہ پیش کیا جس کا مرکز زمین بیان کیا گیا۔ اس نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ ہوا میں وزن ہوتا ہے۔ قطب الدین الشیرازی (۱۲۳۶ تا ۱۳۱۱) اور اس کے شاگرد کمال الدین نے قوسِ قزح کے رنگوں کی سب سے پہلے توضیح کی اور بیان کیا کہ روشنی کی رفتار واسطہ کے بصری (نہ کہ مادی) کثافت سے معکوس تناسب رکھتی ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ ہذولی عدسے (HYPERBOLOIDAL LENSES) میں کروی کجروی (SPHERICAL ABERRATION) نہیں ہوتی۔

اس تذکرہ میں میں نے البیرونی (۹۷۳ تا ۱۰۴۸) کا ذکر نہیں کیا۔ البیرونی اپنے ہمعصر الہیثم کی طرح تجربات کا بڑا شوقین تھا۔ اور وہ اپنے نظریات میں اتنا ہی عصر حاضر سے تعلق رکھنے والا (MODERN) اور ازمنہ وسطیٰ سے لاتعلق تھا جتنا کہ گلیلیو۔ گلیلیو کی طرح (لیکن اس سے قبل) اس نے یہ انکشاف کیا کہ قوانین قدرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البیرونی نے بو علی سینا سے بنیادی ذروں کی عنصری حالت پر جو خط و کتابت کی وہ اپنے طرز استدلال کی تازگی کی وجہ سے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے موجودہ زمانہ کی تحریر ہو۔ ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ سب لوگ صرف ماہر طبیعیات نہیں تھے۔ انہوں نے طبیعیات کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ طب، ریاضیات، ارضیات، فلسفہ اور فلکیات میں نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی بصیرت اور وقت نظر کی کیا ہوئیں اور بارھویں صدیوں میں کیوں مزید تفصیل سے وضاحت نہیں کی گئی اور انہیں اس وقت کی طبیعیات کا کیوں حصہ نہیں بنایا گیا بدقسمتی سے یہ ایسی کہانی ہے جس کی مثالیں سائنس کی تاریخ میں اکثر ملتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ استادوں کے بعد آنے والے شاگرد کو سائنٹی کے تغیر پذیر حالات کے زیر اثر اپنی جرأتیں کھو بیٹھتے ہیں۔

۱۳۵۰ء کے بعد اسلامی دنیا میں علمی سرگرمیاں زوال پذیر ہوگئیں سوائے اس کے کہ کبھی کبھی سائنسی تنویر کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر امیر تیمور کے پوتے الغ بیگ کے دور میں (۱۴۴۷ء) ہم دیکھتے ہیں کہ الغ بیگ خود اپنے ماہرین فلکیات کے ساتھ سائنسی مباحث میں برابر کا شریک ہوتا تھا اور نئی دریافت کی مسرتوں سے لطف اندوز ہوتا تھا سب سے آخر میں محمد شاہی زیج (ZIJ) کا ذکر کروں گا جو مغل شہنشاہ کے دربار میں ۱۷۲۰ء میں تیار کی گئی۔ اس زمانہ میں یورپ میں جو بہترین جدولیں دستیاب تھیں۔ اس زیج نے ان کی تصحیح کی اور اس تصحیح کی مقدار قوس کے ۶ فٹ کے برابر تھی۔

اب ہم موجودہ صدی تک پہنچتے ہیں جبکہ سکاٹ لینڈ کے مائیکل کا آغاز کردہ دور اپنا چکر مکمل کرچکا ہے اور ہمیں جو اسلامی اور عرب دنیا میں رہتے ہیں سائنسی تخلیق میں ذوق پیدا کرنے کے لیے مغرب کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔

گیارہ سو برس کا عرصہ ہوتا ہے جب الکندی نے لکھا تھا کہ ہمارے لیے مناسب یہی ہے کہ ہم سچائیوں کو تسلیم کرنے میں ذرا نہ شرمائیں اور جہاں سے وہ ملیں ہم انہیں اپنے اندر جذب کرلیں۔ اس شخص کے لیے جو سچائی کا محنت سے طالب ہے خود سچائی سے بڑھ کر کوئی چیز قیمتی نہیں۔ اس کی قیمت نہ گھٹتی ہے اور نہ یہ اپنے حاصل کرنے والے کو شرمندہ کرتی ہے الکندی کے یہ الفاظ حقیقت پر مبنی ہیں۔ سچائی سچائی رہتی ہے جہاں سے بھی اس کا کھوج لگے۔ تاہم میں کس طرح اس انسانی جذبہ اور لگن کو آپ تک پہنچاؤں جو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو عطا کی ہے تاکہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوجائیں جنہیں خدائی کاموں کے راز دریافت کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور کس طرح آپ کو اس دعا کی طرف متوجہ کروں جسے پڑھنے کی خدا نے ہمیں تعلیم دی ہے اور وہ دعا ہے رب زدنی علماً۔ یعنی اے خدا میرے علم میں اضافہ فرما۔ اس جگہ مجھے سائنس کی تاریخ کا ایک لمحہ یاد آتا ہے جس کا تعلق ہینز بیتھے (HENS

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

(مکرم مبشر محمود صاحب۔ درجہ اولیٰ۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

حضرت خالدؓ بن ولید وہ جلیل القدر صحابی و سپہ سالار تھے جن کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کے خطاب سے نوازا اور جن کے ہاتھوں پر غزوہ موتہ میں دس تلواریں ٹوٹیں۔ آپ کا قبیلہ قریش اور وطن مکہ تھا۔ آپ کی تربیت شروع ہی سے جنگجو لوگوں میں ہوئی تھی۔ اس لئے آپ جنگ کے تمام علوم سے واقف تھے اور اپنی عقل و فراست کی وجہ سے اپنے قبیلہ میں اہم مقام رکھتے تھے۔ اپنے قبیلہ کے فوجی کیمپ کا انتظام اور سپہ سالاری آپ کے ذمہ تھی۔

اسلام لانے سے قبل آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنی نفرت تھی کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح حدیبیہ کے اگلے سال عمرۃ القضا ادا کرنے کے لئے گئے تو ان سے یہ دیکھنا برداشت نہ ہو سکا کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں اس لئے آپ مکہ سے باہر چلے گئے۔ جنگ خندق کے موقعہ پر آپ ان کفار میں سے تھے جو خندق کی اس خیال سے نگرانی کر رہے تھے کہ کسی جگہ خندق کمزور نظر آئے تاکہ یہ وہاں سے حملہ کر سکیں۔

اسلام لانا:- آپ خود فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ نے مجھ پر اپنا فضل کرنا چاہا تو اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی میں سوچا کرتا تھا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی بار جنگ کی ہے۔ مگر ہر دفعہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ چنانچہ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں غلط راستے پر ہوں کوئی غیبی طاقت میرے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جگہ بنا رہی تھی۔ خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ میرے بھائی پہلے ہی ایمان لا چکے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم جیسا عقل و فراست رکھنے والا کبھی اسلام سے بے بہرہ نہیں رہ سکتا۔ اور ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی میرے بارے میں میرے بھائی سے دریافت کیا اور فرمایا کہ خالد جیسا شخص کبھی اسلام کی حقیقت سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ اس بات سے میں بہت خوش ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق پوچھا ہے۔ چنانچہ میں نے اسلام قبول کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور میں مکہ سے نکل کھڑا ہوا۔ اور اپنے دو دوستوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے رسول کریمؐ سے کہا کہ آپؐ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ میرے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔ میں نے آپؐ سے بہت جنگیں لڑی ہیں اور ہر دم آپؐ کو تکلیف دینے کی کوشش کی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ حضرت خالدؓ بن ولید خود فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا خدا کی قسم اس دن سے حضورؐ نے میرے اور صحابہؓ کے درمیان کوئی فرق نہ کیا۔

جنگ موتہ:- حضرت خالدؓ نے راہِ خدا میں جو جنگیں لڑیں ان میں سب سے پہلی جنگ غزوہ موتہ ہے اس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین صحابہؓ حضرت زیدؓ بن حارث حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو ترتیب وار سپہ سالار مقرر فرمایا اور فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب علم سنبھال لیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہؓ علم کو اٹھا لیں۔ اگر وہ بھی شہادت پا لیں تو مسلمان اپنی مرضی سے جس کو چاہیں سپہ سالار منتخب کر لیں۔ جب تینوں سالار باری باری شہید ہو گئے تو مسلمانوں کی نظر حضرت خالدؓ پر پڑی اور مسلمانوں نے آپ کو اپنا سپہ سالار مقرر کر لیا۔ آپ اپنے جنگی تجربے اور عقل و دانش کے ذریعے مسلمانوں کی حقیر تعداد کو ڈیڑھ لاکھ کے تربیت یافتہ جرار لشکر کے چنگل سے نکال لائے۔ اس میں مسلمانوں کی ظاہری فتح تو نہ ہوئی مگر اتنے بڑے لشکر سے بچ نکلنا بڑی کامیابی ہے جبکہ تین سالار شہید ہو گئے ہوں۔ اس طرح مسلمان بڑی تباہی اور بربادی سے بچ گئے۔ یہ آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے اسی جنگ کے دوران حضرت خالدؓ کے ہاتھ پر دس تلواریں ٹوٹی تھیں۔

جنگ موتہ کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

علیٰ اِثرِی اسیت نفسی بخالد
لا خالد فی القوم لہ مثل

فتح مکہ:- جب خدا تعالےٰ نے چاہا کہ مکہ کو اب اس کے حقیقی وارثوں کے حوالے کیا جائے تو اس کی حکمت کاملہ نے مختلف اسباب پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ آخر کار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار سپاہیوں کے ساتھ رمضان کے مہینے میں بعد نماز عصر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپؐ نے طویٰ کے مقام پر لشکر کو ترتیب دیا اور حضرت خالدؓ کو میمنہ کا امیر مقرر کر دیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب کہ حضرت خالدؓ بن ولید کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امارت کا شرف حاصل ہوا۔ خالدؓ کو لیط کے مقام سے داخل ہونے کے لئے کہا گیا۔ اس طرح وہ خالدؓ ہی تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ خالدؓ کی ایک گروہ سے مڈھ بھیڑ ہوئی اور آپ نے جلد ہی ان پر قابو پا لیا۔ اس مختصر سی جنگ کے سوا جو خالدؓ نے جیتی باقی مسلمان بغیر کسی مزاحمت کے مکہ میں داخل ہو گئے۔

مکہ فتح ہونے کے بعد حضرت خالدؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عزیٰ بت کے انہدام کیلئے بھیجا کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا کہ کفار اس کے مقابلہ میں ضرور آئیں گے اور خالدؓ ہی ان کے سخت مقابلہ کو روک سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ پر کتنا اعتماد تھا۔ اسلام کی خدمت کے کسی موقع پر بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ کو فراموش نہ کیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "تم اللہ کی تلوار ہو جو مشرکین پر مسلط کی گئی ہے۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حضرت خالدؓ کی خدمت اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔

زمانہ خلافت میں:- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنے اس وقت بعض لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حالت کو سنبھالنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے گیارہ علم تیار کروائے حضرت خالدؓ کو سب سے پہلے حکم ہوا کہ وہ پہلے جا کر طلیحہ کی سرکوبی کریں۔ اور وہاں سے فارغ ہو کر مالک بن نویرہ سے جنگ کریں۔ حضرت خالدؓ ہی وہ واحد شخص تھے جن کو دو جگہ کے سرداروں کی سرکوبی کا حکم ملا۔ اس بات سے یہ بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو رسول اکرمؐ کی طرح آپ کی بہادری اور شجاعت پر بھروسہ اور اعتماد تھا۔ حضرت خالدؓ کا مسیلمہ کذاب سے مقابلہ اور فتح اسی طرح عراق میں جنگ ابلہ فتح مغیشیا۔ جنگ حیرہ میں کامیابی ایک بہت عظیم الشان کارنامہ ہے۔

حضرت خالدؓ نے ابلہ کے سرحد کے حاکم ھرمز کو ایک تہدیدی خط روانہ کیا۔ جس میں یہ مضمون تھا کہ اگر آپ لوگ سلامتی چاہتے ہیں تو اسلام قبول کریں یا جزیہ ادا کر دیں ورنہ نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔ کیونکہ آپ کے مقابلہ پر ایسی قوم آ رہی ہے جو موت کو اتنا ہی پسند کرتے ہیں جتنا آپ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

حضرت خالدؓ اس معرکہ سے واپس آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے رومیوں کی طرف بھی خدا کی تلوار بھیجنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آپؓ نے خالدؓ کو یہ خط لکھا۔

تم یہاں سے روانہ ہو کر یرموک میں مسلمانوں سے مل جاؤ یہ خدا کا فضل ہے کہ تمہارے سامنے دشمن کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں اور تم مسلمانوں کو دشمن کے نرغے سے بچا لاتے ہو۔ اے ابوسلیمان میں تمہیں تمہارے خلوص اور خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اس مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ اللہ تمہاری مدد فرمائے۔

یہ وہ خالدؓ تھے جن کے ڈر سے جنگ میں حاکم حیرہ ارزابہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اور جن کے متعلق حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ قول ہے۔

اے معشر قریش تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کر دیا اس کی کچھار میں گھس کر اس کو مغلوب کیا۔ اب عورتیں خالدؓ جیسا بہادر پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ خالدؓ کا یہ قول دشمنوں پر دہشت بن کر چھا گیا "میں نے ایسی قوم کے ساتھ تم پر چڑھائی کی ہے جو موت پر اتنا ہی فریفتہ ہے جتنا تم شراب نوشی کے۔"

حضرت عمرؓ فاروق کے دور میں

جنگ یرموک کے دوران حضرت ابوبکرؓ وفات پا گئے اور حضرت عمرؓ دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے تھوڑے عرصے کے بعد بعض مصالح کے تحت حضرت خالدؓ کی معزولی کا اعلان کیا۔

اطاعت و فرمانبرداری کا جو نمونہ اس موقعہ پر حضرت خالدؓ نے دکھایا اس کی نظیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کرنے سے آج دنیا قاصر ہے۔ ایسے وقت میں جب انسان عظیم الشان کارناموں کے بدلے اپنے لئے انعام و اکرام اور بہترین صلے کا خواہاں ہوتا ہے حضرت خالدؓ کے پاس حکم پہنچتا ہے کہ انہیں ان کی امارت سے معزول کیا جاتا ہے اس وقت لڑائی کی آگ پورے زور شور پر تھی۔ لیکن آپ کے دل میں ذرا ملال پیدا نہ ہوا۔ جس جوش سے دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے اسی جوش سے ایک سپاہی بن کر بھی کرتے رہے۔ جنگ یرموک کا اختتام رومیوں کی شکست فاش حضرت خالدؓ کی معزولی اور حضرت ابو عبیدہؓ کی امارت پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضرت خالدؓ نے بطور سپاہی جو عظیم کارنامے دکھائے۔ آج تک ان کی مثال نہیں ملتی۔

جب حضرت خالدؓ کی وفات ہوئی تو آپؓ کے ترکہ میں سے ان کے گھوڑے ہتھیار اور ایک غلام کے سوا کچھ نہ نکلا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ خالد اللہ کی تم پر رحمت ہو۔ ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ وہ اس قدر تنگدستی سے گزارہ کرتے تھے۔ اس طرح جب حضرت خالدؓ مدینہ تشریف لائے تو حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؓ نے فرمایا۔ خالدؓ اللہ کی قسم مجھے نہایت عزیز اور محبوب ہو۔ آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہونگا۔

جب حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپؓ کے بچنے کی امید نہ رہی تو لوگوں نے آپؓ سے کہا کہ آپؓ اپنا جانشین مقرر کر دیں۔ بہت آسانی رہے گی۔ تو آپؓ نے فرمایا اگر آج خالدؓ زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ مقرر کر دیتا اور پھر جب اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا اور اللہ مجھ سے پوچھتا اے عمرؓ تو نے کس شخص کو خلیفہ بنایا ہے تو میں عرض کرتا اے اللہ میں نے تیرے بندے اور رسولؐ سے سنا تھا کہ خالدؓ اللہ کی تلوار ہے جسے اس نے مشرکین پر مسلط کیا ہے۔

حضرت خالدؓ کی وفات پر حضرت عمرؓ کو سخت صدمہ ہوا۔ آپؓ نے فرمایا خالدؓ کے مرنے کے بعد اسلام کی فصیل میں ایک ایسی دراڑ پڑ گئی ہے جو کبھی نہ پُر ہو سکے گی۔ کاش اللہ ان کی عمر اور لمبی کر دیتا۔

جہاد سے عشق:۔ جہاد سے آپ کے عشق کا یہ حال تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کی کوئی رات میدان جنگ کی سخت رات سے زیادہ محبوب نہیں جس میں میں مہاجرین کو ساتھ لے کر دشمنوں سے لڑا ہوں آپ کی دیرینہ خواہش تھی کہ آپ کی وفات تلواروں اور نیزوں کے سائے میں ہو۔ مگر جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بستر پر تھے تو آپ کے آنسو رواں ہو گئے نہایت حسرت بھرے الفاظ میں کہا میں سو سے زیادہ جنگوں میں لڑا ہوں۔ میرے جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں تلوار یا نیزے کے زخم کا نشان نہ ہو۔ میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں میدان جنگ میں شہادت پاؤں۔ لیکن افسوس کہ میں بستر پر پڑا ایسے جان دے رہا ہوں جیسے ایک اونٹ جان دیتا ہے۔

انصار اور غیر ملکی زبانیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ انصار غیر ملکی زبانیں سیکھیں۔ فرمایا:۔

"انصار کو یہ مہم چلانی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی زبان آجائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھئے۔"

امید کی جاتی ہے کہ کوئی خواندہ ناصر۔ رکن مجلس انصار اللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس عہد آفریں تحریک پر لبیک کہنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کا داخلہ جاری ہے۔ طالبات زیادہ سے زیادہ رجوع کریں۔

اسی طرح پرائیویٹ طور پر بھی درج ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔ کٹائی سلائی نٹنگ۔ پینٹنگ ہینڈ، مشین ایمبرائیڈری وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

محترم خواجہ عبدالرحمٰن ٹھیکیدار مرحوم

از مکرم شریف احمد صاحب سیالکوٹ:

میرے محسن۔ مجھ سے پیار کرنے والے۔

میرے والد محترم کے عزیز دوست محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعرات نماز فجر کے بعد بوقت ۶ بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔ مرحوم موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔"

محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سیکرٹری جائیداد تھے۔ مرحوم کی سیرت کے تمام پہلو جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بے انتہا پیار، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق۔ حضرت اقدس مسیح موعود سے اور آپ کے خلفاء سے پوری پوری عقیدت اور وابستگی رکھتے تھے۔ بہت مہمان نواز اور سخی تھے اور بلند ہمت و حوصلہ رکھتے تھے۔ عفو۔ چشم پوشی۔ فیاضی۔ خاکساری وفاداری سادگی۔ ادب بزرگان دین۔ ایفائے عہد۔ حسن معاشرت۔ وقار۔ عزیمت۔ ہمت اور اولوالعزمی۔ خوش روئی اور کشادہ پیشانی آپ کے ممتاز اخلاق تھے۔ مرحوم سلسلہ کی ہر جاری کردہ تحریک میں حصہ لیتے اور فوری طور پر ادائیگی کر دیا کرتے تھے۔

اپنوں اور غیروں ہر شخص کے ساتھ ایسا پیار کا سلوک نظر آتا۔ گویا وہی سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کی فلاح اور بہبود مرحوم مدنظر رکھتے۔ کوئی دوست بیمار ہوتا تو عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک زندہ دل انسان تھے۔ محترم والد صاحب حضرت بابو قاسم دین صاحب اطال اللہ بقاءہ سے آپ کا برادرانہ۔ دوستانہ اور مشفقانہ تعلق اوائل عمر سے ہی تھا۔ اور کبھی ایک دوسرے سے ناراضگی کا موقعہ پیدا نہیں ہوا دن میں ایک بار ملاقات ضرور ہوتی تھی۔ ہر کام میں ایک دوسرے کا مشورہ ہوتا تھا جو کسی وقت بھی نقصان کا باعث نہیں بنا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال رہا۔ اب موت ایک دوسرے کو جدا کر گئی ہے۔

اس کرۂ ارض کی ہر چیز فانی ہے۔ کوئی شے بھی اس دنیا کی اپنی اصل حالت پر ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔ نباتات۔ جمادات۔ چرند۔ پرند حتیٰ کہ انسان بھی جسے اللہ تعالیٰ نے یہاں کی ہر مخلوق اور ہر چیز پر فوقیت عطا فرمائی ہے عموماً اپنی پیدائش۔ بچپن جوانی۔ بڑھاپا پورا کر کے ایک دن یہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو اپنی طرف بلاوے اور موت کی گھڑی کی ظاہری طور پر تعیین نہیں فرمائی اور اسے اپنی دنیوی زندگی کے خاتمے کا علم نہیں دیا ورنہ موت کے ڈر سے انسان مرنے سے بہت پہلے ہی ناامید۔ ادھ موا اور مرنے والا ہو جاتا۔ اور تسلی سے اپنے مقصد میں منہمک نہ رہ سکتا۔ کسی نے کیا خوب کہا۔ ؎

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی چادر میں ڈھانپ لے اور آپ کے ہر عزیز کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم

خریداران مصباح کیلئے ایک ضروری اعلان

اکتوبر کا مصباح ۱۴ اکتوبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداروں کو مصباح نہ ملے فوری اطلاع دیں تا رسالہ ان کو دوبارہ بھجوا دیا جائے۔ چونکہ امسال لجنہ اماء کا اجتماع منعقد نہیں ہو رہا اس لیے ایسی تمام خریدار بہنیں جو اجتماع پر چندہ مصباح جمع کروایا کرتی ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ منی آرڈر کر دیں۔ بصورت دیگر ان کو نومبر کا مصباح وی پی کر دیا جائے گا جس صورت میں ان کو وی پی خرچ زائد ادا کرنا پڑے گا۔

(مینیجر مصباح ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

دل اللہ کے خوف سے عاری ہوں، جنہیں آخرت کی جواب دہی کا کوئی خوف نہ ہو، جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو خاطر میں نہ لائیں اور جو مال کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اور جائز اور ناجائز ذرائع سے زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے میں ہی منہمک رہنے والے ہوں، انہیں نیکیاں بجالانے کی توفیق کیسے مل سکتی ہے وہ تو کھلے بندوں برائیوں ہی کا ارتکاب کریں گے۔ ایسے نام نہاد ایمان لانے والوں میں تو معاشرتی برائیاں جنگل کی آگ کی طرح ہی پھیلیں گی۔ پھر ان آیات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان کے جن دعویداروں میں معاشرتی برائیاں عام پھیلی ہوئی ہوں تو ان کی یہ حالت اس امر پر دال ہوگی کہ وہ نہ صحیح معنوں میں موحد ہیں، نہ خوفِ خدا کی کوئی رمق ان میں پائی جاتی ہے اور نہ ہی آخرت کی جواب دہی کی انہیں کوئی پرواہ ہے۔ نعوذ باللہ۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ایسے بے خوف لوگ جو نیکیاں بجالانے سے یکسر غافل ہوں جنت کے مستحق قرار نہیں پاسکتے۔ جنت میں تو وہی جائیں گے جو خشیت الٰہی اور آخرت کی جواب دہی کے خوف کے زیر اثر بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالانے والے ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۱۶ تا ۲۰)

جو لوگ خشیتِ الٰہی کے زیر اثر تقویٰ اختیار کرتے ہیں وہ باغوں اور چشموں کے درمیان رہیں گے۔ وہ اپنے رب کے عطیات بڑھ چڑھ کر لیں گے۔ وہ اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) نیکیاں (بڑھ چڑھ کر) بجالاتے تھے (یہاں تک کہ) رات کو بہت کم سوتے تھے اور صبح ہونے تک اپنے رب کی بخشش طلب کرتے رہتے تھے اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں اور نہ مانگ سکنے والوں دونوں کا حصہ ہوتا تھا (یعنی وہ دونوں قسم کے مستحقین کو اپنے مالوں سے ان کا حصہ دیتے تھے)

ان آیات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے وہی ہوتے ہیں جو توحید باری تعالیٰ پر پختہ ایمان کے ساتھ ساتھ خشیتِ الٰہی اور آخرت کی جواب دہی کے خوف کے تحت ہر دم لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور یہ کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے ایسے ہی متقیوں کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

تقریری مقابلہ برموقع اجتماع انصار اللہ

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع انصار اللہ (منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اکتوبر ۸۴ء) کے موقع پر انصار کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! تقریری مقابلہ کے مندرجہ ذیل موضوع مقرر کئے گئے ہیں:۔

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) صداقت حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
(۳) صبر و استقامت۔
(۴) جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

زعماء و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں مقامی تقریری مقابلے منعقد کرا کے اپنے بہترین مقرر کو مرکزی مقابلہ کے لئے نامزد فرمائیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاد سیدنا حضرت اقدس

یقین رکھنے والا نجات یافتہ ہے:۔

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ شفاعت کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۹)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

بارانی علاقوں میں کاشت گندم

گندم کی کاشت کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ آبپاش علاقہ کی نسبت بارانی علاقہ کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ جس سے ملکی پیداوار میں کمی ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ اگر زمیندار احباب توجہ فرمادیں تو بہتر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ بارانی علاقوں کے احباب کی رہنمائی کے لئے چند باتیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ ایک بار مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلائیں۔ بعد ازاں تھوڑے وقفہ سے زمین میں ہل چلاتے رہیں۔ آخری بار کاشت سے پہلے دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلائیں تاکہ زمین اچھی طرح تیار ہو جائے۔

ب:۔ پرانی اقسام کی بجائے مندرجہ ذیل بہتر اقسام کاشت کریں۔

لائل پور ۷۳ - ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک بحساب ۳۵ کلوگرام فی ایکڑ۔
پاک ۸۱ - ۲۵ " " ۱۵ " " " " ۴۰ " " " " "
بلیو سلور - ۲۰ نومبر " ۱۵ دسمبر " " ۴۰ سے ۴۵ کلوگرام فی ایکڑ۔

ج:۔ کاشت بذریعہ پورہل کریں اور بیج کی گہرائی ۲½ انچ سے ۲ انچ ہونی چاہیئے اور بیج کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔

د:۔ کاشت سے پہلے بیج کو دوائی وائٹاویکس بحساب دو گرام فی کلوگرام لگانے سے کئی بیماریوں (مثلاً کانگیاری، اکھیڑا، ممنی وغیرہ) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

ر:۔ بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے کیمیائی کھاد درج ذیل شرح سے استعمال کریں۔

۲۴ کلوگرام نائٹروجن اور ۲۳ کلوگرام فاسفورس۔ مطلوبہ مقدار حاصل کرنے کے لئے ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی اور ایک بوری یوریا یا دو بوری نائٹرو فاس اور نصف بوری یوریا استعمال کریں۔ کاشت سے پہلے کھاد کا چھڑکاؤ دے دیں۔

س:۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی ضرور کی جائے۔

مزید معلومات کے لئے مقامی عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی مساعی حسنہ میں برکت عطا فرمادے آمین۔

(مرسلہ نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

"اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهٗ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔" (ابوداؤد)

حسد سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

بجٹ میں ہر کمانے والے احمدی فرد کو اصل آمد کے مطابق شامل کیا جائے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع امسال انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام ابھی سے کوشش فرمائیں کہ مجلس انصار اللہ کی کوئی ایسی مجلس نہ رہے جس کی اس اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔ نیز زیادہ سے زیادہ اراکین کو شمولیت کی تلقین فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ صالحہ طلعت بیگم صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر کثرت سے خواتین و احباب تعزیت کے لئے ہمارے گھروں میں تشریف لائے خصوصاً خاندان مبارکہ کی خواتین تشریف لائیں۔ نیز ہم سب بہن بھائیوں کے نام اندرون و بیرون پاکستان سے ہمدردی اور تعزیت نامے بذریعہ خط و تار موصول ہوئے۔ اس اعلان کے ذریعہ ان تمام ہمدردی کرنے والوں اور تعزیت فرماؤں کا ہم سب بہن بھائی دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نیز ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہمشیرہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور خدا تعالیٰ عزیزہ کی دونوں چھوٹی بچیوں کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔

(مرزا عطاء الرحمان و برادران و ہمشیرگان)

KIRAN
MEDICAL CENTRE
کرن میڈیکل سینٹر
العظمت پلازہ بلاک ۳ گلشن اقبال کراچی فون 463864

○ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے گھانا سے واپسی پر اب کراچی میں کلینک شروع کر دیا ہے

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب ریٹائرڈ سول سرجن نے گھانا مغربی افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت، کامیاب خدمات انجام دینے کے بعد اب کراچی میں کلینک شروع کر دیا ہے جس میں طبی ضروریات کے لئے ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔

○ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کے تجربے اور مہارت سے فائدہ اٹھانے کے لئے کرن میڈیکل سینٹر۔ العظمت پلازہ بلاک ۳ گلشن اقبال کراچی کے پتے پر رجوع کر سکتے ہیں۔

فون 463864

(بقیہ صفحہ ۴)

(BATHE) سے ہے جس نے ۱۹۶۷ء میں طبیعیات میں نوبل انعام حاصل کیا۔ وہ وہ دن تھا جس دن اس نے کاربن سائیکل دریافت کیا جس سے اس کے حساب توانائی کی توضیح ہوتی ہے۔ جو ستاروں میں پائی جاتی ہے۔ اس دریافت کی بناء پر اسے نوبل انعام ملا۔ بیتھ اور اس کی بیوی نیو میکسیکو کے ایک صحرائی علاقہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اس کی بیوی روز بیتھ نے صحرا کی تاروں بھری ایک رات میں اس سے کہا کہ آسمان میں یہ ستارے کس قدر روشن نظر آتے ہیں بیتھ نے جواب دیا کیا تمہیں احساس ہے کہ تم اس فرد واحد کے پاس کھڑی ہو جسے یہ معلوم ہے کہ ستارے کیوں چمکتے ہیں۔ (جاری ہے)

ولادت

میری بھانجی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا اہلیہ عزیزم شیخ نعیم اللہ صاحب حیدرآباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اگست ۱۹۸۴ء کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام صنوبر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت بچی کے نیک، خادمہ دین اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

نومولودہ مکرم شیخ فیض اللہ صاحب کی پوتی اور برادرم سید منیر احمد الجمیل نیکڑی ایریا ربوہ کی نواسی ہے۔

(رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ بہاولپور)

فضل عمر ہسپتال میں ضرورت ہے

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں احباب و خواتین اپنے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے فوری رجوع کریں۔

	تعداد
۱۔ گائنی رجسٹرار	۱
۲۔ انستھیٹک رجسٹرار	۱
۳۔ سٹاف نرس	۷
۴۔ میل نرس	۱
۵۔ ڈسپنسر	۱
۶۔ ایکسرے ٹیکنیشن	۱
۷۔ اپرنٹس	۲
۸۔ وارڈ اردلی	۱

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

HEARTONE COURSE
مقوی دل کورس
مکمل -/200
آزمائشی -/20

INTERNATIONAL NAME	اردو نام	
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس	100
Obesity Course	موٹاپا کورس	60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس	80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس	150
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس	150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس	30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس	20/-
Polio Course	پولیو کورس	120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس	80/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس	30
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس	60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس	60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس	45/-
Asthma Course	دمہ کورس	60/-
T.B. Course	ٹی۔ بی کورس	50/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس	100

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں

کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفاء نعمانیہ روڈ، نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ، کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور، ہسپتال روڈ۔
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز۔ مدنی مارکیٹ
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

خوشخبری: خاص رعایتی سیل
پوڈر۔ کریم۔ عطریات۔ بنیان۔ جرابیں ہر قسم کے برش شیمپو وغیرہ بالکل نئے سٹاک میں دستیاب ہیں
احمد میڈیکل سٹور
انیس مارکیٹ۔ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
نیز انگریزی ادویات بازار سے خصوصی رعایت کے ساتھ خرید فرمائیں! شکریہ